سوال

(15) راستوں میں نماز پڑھنے کے بارے میں حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا راستے بھی ان مقامات میں داخل ہیں جہاں نماز پڑھنا ممنوع ہے؟ اس کی کیا دلیل ہے؟ اور پھر اس میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان میں تطبیق کی کیا صورت ہوگی کہ "میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک بنا دیا گیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہاں وہ راستہ جس پر لوگ چلتے اور اسے اپنے پاؤں سے پامال کرتے ہیں وہ بھی ان سات مقامات میں داخل ہے جن میں نماز پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے، چنانچہ ابن ماجہ نے "سنن" میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(سبع مواطن لا تجوز فیھا الصلاۃ: ظاھر بیت اللہ' والمقبرۃ' والمزبلۃ' والمجزرۃ' والحمام' وعطن الابل' محجۃ الطریق) (جامع الترمذي' الصلاۃ' باب ما جاء فی کراھیۃ ما یصلہ الیہ وفیہ ح: 346 وسنن ابن ماجہ' المساجد' باب المواضع التی تکرہ فیھا الصلاۃ' ح: 747 واللفظ لہ)

''سات مقامات ایسے ہیں جن میں نماز جائز نہیں۔ (1) بیت اللہ شریف کی چھت (2) قبرستان (3) کوڑے کرٹ کا ڈھیر (4) مذبح خانہ (5) حمام (6) اونٹوں کا باڑہ (7) راستہ''

اس حدیث کی سند اگرچہ ضعیف ہے لیکن کچھ اور احادیث بھی ہیں جن میں ان مقامات کا ذکر ہے جن میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔ اور ان میں اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جعلت لی الارض مسجدا وطھورا فایما رجل ادرکتہ الصلاۃ فلیصل حیث ادرکتہ) (صحیح البخاري' الصلاۃ' باب قول النبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جعلت لی الارض الخ' ح: 438 وصحیح مسلم' المساجد' باب المساجد ومواضع الصلاۃ' ح: 521 ومسند احمد: 3/304)

''میرے لیے زمین کو پاک اور سجدہ گاہ بنا دیا گیا ہے۔ آدمی کے لیے جہاں نماز کا وقت ہو جائے، وہ وہاں نماز پڑھ لے۔''

تطبیق اس طرح ہوگی کہ حدیث جابر وغیرہ جن میں ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت ہے، عام ہیں اور وہ احادیث خاص ہیں جن میں کچھ مقامات میں نماز پڑھنے کی ممانعت آتی ہے۔ لہذا ان

احادیث سے ہر جگہ نماز پڑھنے کی اجازت والی احادیث کے عموم کو خاص کر دیا جائے گا۔ جیسا کہ بظاہر متعارض احادیث میں تطبیق کا معروف قاعدہ ہے، ہاں البتہ بوقت حاجت و ضرورت کسی ممنوع جگہ پر نماز ادا کرنا جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 2